حقیقت جان لینے میں خاص خوشی حاصل ہوتی ہے، خواہ وہ ہدایات گورنمنٹ کی ہوں یا عالموں اور ماہرین کی ہوں۔ جب ہم ایک بار یہ سمجھ لیں گے کہ حب الوطنی سے انسانی بہبودی میں خلل پڑتا ہے، تو پھر اس جذبہ کاذب کے خلاف جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی، وہ خود بخود ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ قومیت اور حب وطن کا جذبہ یا کسی خاص نسل یا سماجی طبقہ کی فضیلت کا غرہ، یہ سب تو ہماری خودداری کی راہیں ہیں، جن سے تفریق اور دوئی پیدا ہوتی ہے، آخر کار قوم کیا ہے؟ یہ تو انسانی گروہ کے ایک مجموعہ کا نام ہے جو اقتصادی ضروریات اور حفاظت کے خیال سے باہم بود و باش اختیار کر لیتا ہے۔ بعدہٗ خوف اور تحفظ کے خیال سے "میرے وطن" کا جذبہ پیدا ہو جاتا اور پھر ملکی حدود اور بیرونی مال کی درآمد پر چنگی وغیرہ کے مسائل پیش آجاتے ہیں۔ انجام کار بنی نوع انسان کے درمیان اُخوّت اور یگانگت غیر ممکن ہو جاتی ہے۔ مفاد حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کی خواہش، یا کسی بڑی اور گراں قدر شے سے یگانگت قائم کرنے کی آرزو قومیت کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے اور پھر اس سے جنگ کی بنیاد پڑتی ہے۔ ہر ملک میں گورنمنٹ تنظیم شدہ مذہبوں کا سہارا لے کر قومیت اور تفریق کے خیال کو مستحکم کر دیتی ہے۔ قومیت کا جذبہ ایک قسم کا مرض ہے جس کی وجہ سے دنیا میں یگانگت اور اتحاد کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ بیماری سے تندرستی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ سب سے پہلے تو ہمیں اس بیماری سے نجات حاصل کرنی ضروری ہے۔ چونکہ ہم قوم پرست ہیں اور اپنی ملکی حکومت، اپنے عقائد، اپنے

املاک اور جاہ و ثروت کی حفاظت کے لیے مستعد رہتے ہیں، اس لیے ہمیں ہمیشہ مسلح رہنا پڑتا ہے ملکیت اور عقائد انسانوں کی زندگی کے مقابلہ میں زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔ اس لیے ہماری کدّ و عداوت، نیز تشدد کا جذبہ برابر قائم رہتا ہے۔ اپنی ملکی سلطنت قائم رکھنے کے لیے ہم اپنی ہی اولاد کا خون بہاتے ہیں۔ سلطنت جو خود ہماری بنائی ہوئی ایک شے ہے، اس کی پرستش کر کے اپنی نفس پروری اور آسودگی کی خاطر اپنے بچوں کو بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ قومیت کا خمار اور سلطنت کا بخار جنگ کے اسباب اور ذرائع ہیں۔

ہمارے موجودہ معاشرتی نظام کی بنیاد ہی اس قدر ناقابل اطمینان ہے کہ اس پر ساری دنیا کے لیے ایک متحدہ مرکزی سلطنت کی عمارت کھڑی کرنا امر محال ہے۔ مختلف مجالس پارلیمنٹ و تعلیمی نظام جو قومی اور ملکی سلطنت کی حامی نہیں اور فرقہ بندی کی اہمیت پر زور دیتی رہتی ہیں، لڑائیوں کو ہرگز ختم نہ ہونے دیں گی۔ ہر ملک کی اپنی اپنی دل بندی میں جہاں حاکم و محکوم کا رشتہ قائم ہے لڑائی کی جڑ موجود ہے۔ جب تک انسانوں کے درمیان موجودہ تعلقات میں بنیادی تبدیلی نہ کی جائے گی تو رائج الوقت کاروبار اور تجارت کے ڈھنگوں سے انتشار لامحالہ بڑھتا جائے گا اور وہ تباہی اور بربادی کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور جب تک تشدد و ظلم، کذب و فریب اور تشہیر کا دور دورہ رہے گا، اُخوّت انسانی کی روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ لوگوں کو جب صرف اس غرض سے تعلیم دی جائے کہ اس سے نہایت ہوشیار انجینئر، سائنس کے ماہر، قابل منتظم افسر اور